ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

تاریخ مرقد نبوی ﷺ کا عبرت آموز واقعہ

محبت رسول ﷺ کی اعلیٰ مثال

خلافت عباسیہ اپنی حکمرانی کی آخری ہچکیاں لے رہی تھی اسلامی ریاستیں تقسیم ہو رہی تھیں اور ان کے باشندوں میں باہمی افتراق و انتشار کا زہر پھیل رہا تھا گروہی اختلافات کی جڑیں گھن کی طرح کھائی جارہی تھیں ادھر یورپی عیسائیوں نے بیت المقدس اور شام و فلسطین کے ساحلوں پر حملہ کر کے اوران پر قبضہ کر کے ملت اسلامیہ کو بدترین بحران سے دوچار کر دیا تھا۔، اس پرآشوب زمانے میں ایک بہت تشویشناک حادثہ رونما ہوا جس نے مسلم دنیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

مورخین نے لکھا ہے کہ ۵۵۷ھ میں عیسائیوں نے اپنی ایک خفیہ میٹنگ میں یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آپ کا جسد اطہر نکال کر اپنے قبضے میں لے لیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انھوں نے اپنے دو آدمی منتخب کیے اور انھیں مدینہ منورہ روانہ کر دیا تاکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نکال کر لائیں۔ اس طرح ان کی ناپاک سازش کامیاب ہو جائے۔ وہ دونوں عیسائی بظاہر پاک باز متقی مسلمانوں کے حلیہ اور روپ میں مدینہ منورہ پہنچے۔ انھوں نے مدینہ منورہ کے باشندوں کے سامنے اپنے بارے میں یہ ظاہر کیا کہ ہم ''مغربی مسلمان'' ہیں اور ہمارا تعلق اندلس سے ہے یہ دونوں مسجد نبوی کے باہر قبلہ کی جانب آل عمر کی رہائش گاہ کے نزدیک ٹھہرے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر بہت قریب تھی اور وہ رہائش گاہ ''دیارِ عشرہ'' کے نام سے مشہور تھی۔

یہ دونوں نصرانی بظاہر وہاں نیکی اور خیرات کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتے۔ جنت البقیع میں صحابہ و اہل بیت کی قبور پر جاتے، ایصال ثواب کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت التزام کے ساتھ کرتے اس طرح انھوں نے اپنے آپ کو نہایت نیک، پرہیزگار اور اصحاب الخیر کی حیثیت سے متعارف کروالیا۔ لیکن اندر ہی اندر وہ اپنی ناپاک سازش کی تکمیل کے لیے کوشاں تھے۔ جب ان کے اردگرد بالکل سکون، ہو جاتا اور لوگ اپنی ضروریات میں مشغول ہو جاتے یا جب رات ڈھلتی اور سب لوگ نیند کی آغوش میں چلے جاتے یہ دونوں نصرانی اپنے ناپاک مقصد کی تکمیل میں لگ جاتے۔

اصل بات یہ تھی کہ یہ دونوں نصرانی اپنے رہائشی مقام پر خفیہ طور پر سرنگ کھود رہے تھے جس کا رخ قبر نبوری صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تھا۔ سرنگ کی کھدائی سے جو مٹی نکلتی یہ دونوں وہ مٹی بقیع کے قبرستان میں تھوڑی تھوڑی کر کے پھینک آتے تھے اور لوگوں کے سامنے یہ ظاہر کرتے تھے کہ وہ بقیع میں مدفون شخصیات کی زیارت کو جا رہے ہیں۔

یہ دونوں نصرانی اپنی گھناؤنی سازش کی تکمیل کے لیے ایک مدت تک لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے

اور اپنا مذموم کام پروگرام کے مطابق مسلسل سرانجام دیتے رہے۔ جب انھیں یقین ہوگیا کہ وہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب پہنچ گئے ہیں اور مقصد حاصل ہونے والا ہے تو انھیں یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ جسد اطہر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح نکالا اور منتقل کیا جائے۔

چنانچہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر اپنے ساتھ لے جانے کے لیے خفیہ منصوبہ بندی کرنے لگے انھیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ اب بہت جلد ان کی ناپاک سازش کامیاب ہونے والی ہے لیکن اللہ رب العالمین ان کی گھات میں تھا اور انھیں ذلیل ورسوا کرانے اور ان کی ناپاک منصوبہ بندی کا پول کھولنے کے لیے غضب الٰہی کے شعلے ان کے سروں پر لپک رہے تھے جہنم کی بھیانک گھاٹیاں ان کی منتظر تھیں۔ ٹھیک ان ہی دنوں میں سلطان نور الدین محمود زنگی نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بھورے رنگ کے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے ہیں:

يَا مَحْمُوْدُ اِنْقِذْنِيْ مِنْ هٰذَيْنِ. ترجمہ: اے محمود مجھے ان دو (ظالموں) سے بچاؤ۔

نور الدین محمود زنگی اس خواب کو دیکھنے کے بعد گھبرا کر اٹھا اور نماز ادا کی پھر سو گیا لیکن اس نے لگا تار تین مرتبہ بعینہٖ یہی خواب دیکھا۔ تیسری مرتبہ جب خواب سے بیدار ہوا تو اس نے اپنے وزیر جمال الدین موصلی کو طلب کیا، یہ وزیر نہایت عقل مند، ہوشیار، دیندار اور متقی پرہیز گار شخص تھا۔ نور الدین زنگی نے اس کو اپنا خواب تفصیل سے سنا دیا۔ جمال الدین موصلی نے نور الدین زنگی کا خواب نہایت توجہ اور ادب کی کیفیت کے ساتھ سنا اور نور الدین زنگی سے کہا:

هٰذَا اَمْرٌ حَدَثَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ اُخْرُجِ الآنَ لِلْمَدِيْنَةِ النَّبَوِيَّةِ وَ اكْتُمْ مَارَأَيْتَ.

ترجمہ: یہ حادثہ مدینہ منورہ میں رونما ہو چکا ہے آپ فوراً مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں اور جو کچھ آپ نے خواب میں دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہر نہ کریں۔

سلطان نور الدین محمود زنگی نے رات کے بقیہ حصے میں مدینہ منورہ کی روانگی کی تیاری کی اور بیس آدمیوں کی نگرانی میں بہت سے اونٹ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوگیا۔ سلطان کے ساتھ اس کا وزیر جمال الدین موصلی بھی تھا وہ بھی اپنے ساتھ بہت سا مال ومتاع لے جا رہا تھا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ سلطان نور الدین محمود زنگی کے اس سفر میں ایک ہزار اونٹ تھے گھوڑے دیگر سواریاں ان پر مستزاد تھے۔ شام سے مدینہ منورہ کا یہ سفر سولہ دن میں طے ہوا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر سلطان نے مسجد نبوی کے اندر ریاض الجنہ میں نماز ادا کی اور قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد وہاں بیٹھ گیا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اب کیا کرے۔ درود شریف اس کی زبان پر جاری تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اتنے میں وزیر جمال الدین موصلی نے سلطان سے پوچھا کہ آپ نے جن دو آمیوں کو خواب میں دیکھا تھا کیا آپ ان کو شناخت کر سکتے ہیں؟

سلطان نے کہا: ہاں۔ وزیر نے مسجد نبوی میں موجود باشندگانِ مدینہ سے کہا کہ سلطان نور الدین محمود زنگی آپ کے روبرو تشریف فرما ہیں ان کے پاس بہت سے اموال ہیں آپ لوگ اپنا اپنا حصہ ابھی لے لیں اور جو افراد نہیں آ سکے انھیں یہاں لے آئیں تا کہ وہ بھی اپنا حصہ لے جائیں محتاج اور ضرورت مند آئے اور اموال تقسیم ہونے لگے سلطان خود

وہاں موجود تھا اور حاضرین کا بغور معائنہ کررہا تھا لیکن ان میں سے کوئی شخص ان دو آمیوں کی شکل وشباہت سے ملتا جلتا نہ تھا۔ جنھیں اس نے خواب میں دیکھا تھا۔ اس لیے سلطان نے پوچھا کہ کیا کوئی اور ایسا شخص باقی رہ گیا ہے جو مال واسباب لینے حاضر نہیں ہوسکا؟ لوگوں نے بتایا کہ کوئی نہیں رہا ہے البتہ دو مغربی آدمی ہیں وہ کسی سے کوئی چیز نہیں لیتے وہ بہت نیک اور پارسا لوگ ہیں۔ سلطان نے حکم دیا کہ ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ لوگوں نے جب ان دونوں کو حاضر کیا تو سلطان دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی وہ دو آدمی ہیں جن کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اشارہ فرمایا تھا۔ سلطان نے ان دونوں سے دریافت کیا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم مغرب (اندلس) کے رہنے والے ہیں۔ حج کی نیت سے آئے تھے اس سال مسجد نبوی کے قریب رہنے کا ارادہ ہے۔

سلطان نورالدین محمود زنگی نے ان دونوں سے بار بار اصرار کے ساتھ اصل حقیقت سے آگاہی کی بہت کوشش کی لیکن وہ دونوں اشخاص تسلسل کے ساتھ ایک بات ہی دہراتے رہے۔ سلطان نے ان دونوں افراد کو وہیں اور چند ذمہ دار افراد کو لے کر ان مغربی آدمیوں کی رہائش گاہ پر پہنچا وہاں لوگوں نے دیکھا کہ بہت سا مال موجود ہے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی الماری پر قرآن مجید کے دو نسخے اور کتابیں موجود ہیں۔ عام استعمال کی اشیاء کے علاوہ کوئی اور چیز ان کی رہائش گاہ پر نہیں ہے۔ سلطان ان کی رہائش گاہ کا اچھی طرح معائنہ کرنے لگا اور چاروں طرف گھومنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے سلطان کے دل میں بات ڈالی اور اس نے اچانک رہائش گاہ میں بچھا ہوا قالین اٹھا کر دیکھا قالین کے نیچے لکڑی کا ایک تختہ تھا جب تختہ اٹھایا تو اس کے نیچے ایک کھدی ہوئی سرنگ نظر آئی جو سیدھی قبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جارہی تھی اور مسجد نبوی کی دیوار کی حد پار کرچکی تھی۔ باشندگان مدینہ نے جب دیکھا تو ان پر دہشت طاری ہوگئی اور وہ گھبرا گئے کیونکہ ان دونوں مغربی اشخاص کے بارے میں ان کی رائے بہت اچھی تھی وہ انھیں تقویٰ اور پرہیزگاری کا مرقع سمجھتے تھے اور اللہ کے ولی گردانتے تھے۔ سلطان نے جب ان دونوں مجرموں کی پٹائی کی تو انھوں نے اقبال جرم کرلیا اور بتایا کہ وہ نصرانی ہیں عیسائی بادشاہوں نے بھاری مال دولت دینے کا وعدہ کرکے ہمیں مغربی اندلسی حجاج کے بھیس میں یہاں بھیجا ہے تاکہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھود کر کسی طرح ان کا جسد اطہر نکال کرلے جائیں اور مسیحی حکمرانوں کے حوالے کردیں۔ جب ان عیسائی مجرموں کی حقیقت بے نقاب ہوکر منظر عام پر آگئی اور انھوں نے ساری سازش کے تانے بانے اگل دیے تو سلطان نورالدین محمود زنگی نے حجرہ شریف کی مشرقی جالی کے پاس ان کی گردن زدنی کا حکم دیا چنانچہ مجمع عام کے سامنے ان کی گردن اڑا دی گئی اور پھر شام کے وقت ان کی لاشوں کو جلا دیا گیا۔

پھر سلطان نے حکم دیا کہ حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد پانی کی سطح تک خندق کھودی جائے اور اس میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے تاکہ قیامت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبث باطن رکھنے والا ایسی حرکت نہ کرسکے۔ چنانچہ سیسہ پگھلا کر پوری خندق بھردی گئی، اس کے بعد سلطان نورالدین محمود زنگی مدینہ منورہ سے رخصت ہوکر شام کی طرف واپس چلا گیا۔

(مطبوعہ: ماہنامہ ”بزم قاسمی انٹرنیشنل“ کراچی، اپریل رمئی 2015ء)